سوال

(809) نماز عصر کے بعد نوافل پڑھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز عصر کے بعد نوافل پڑھنے کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس موضوع سے متعلقہ دلائل کا تتبع اور استقراء کرنے سے معلوم ہوتا ہے، کہ بعد از عصر نماز کے بارے میں وارد احادیث متعدد اقسام پر مشتمل ہیں :

۱۔ مطلقاً منع

۲۔ عصر کے بعد نماز ممنوع ہے، اِلَّا یہ کہ سورج سفید اور بلند ہو۔

۳۔ عین غروب کے وقت نماز کا قصد کرنا منع ہے۔

احادیث کے بظاہر تعارض و اختلاف کی بناء پر ائمہ کرام کے مذاہب و مسالک بھی مختلف ہیں۔ میرے خیال میں ان روایات کی تطبیق و توفیق اور وجہ جمع یوں ہو سکتی ہے، کہ اصلاً عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک کا وقت مکروہ وقت کہلاتا ہے۔ تاہم جب تک سورج بلند ہو اور سفید و زرد رہے، تب تک کراہت خفیف (ہلکی) ہے۔ جس میں رواتب (مؤکدہ سنتیں) وغیرہ کی قضاء کا جواز ہے۔ جن احادیث یا صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل سے مطلقاً جواز کا پہلو مترشح ہوتا ہے، وہ بھی اسی پر محمول ہوں گی۔

یاد رہنا چاہیے، کہ کسی بھی معاملے میں جواز یا عدمِ جواز کا نظریہ اختیار کرتے وقت سبب کو ملحوظ رکھنا بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ فرعی مسائل کو اس اساس پر پرکھنا چاہیے، کہ آیا ان میں بھی اس قسم کی وجوہات پائی جاتی ہیں یا نہیں؟ واضح ہو کہ وجہ جمع میں ادنیٰ سی مناسبت ہی کافی ہوتی ہے، جو تعارض و اختلاف دور کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہے۔

عین غروبِ آفتاب کے وقت نماز کا قصد کرنا بلا شبہ شدید ترین کراہت ہے، یہاں تک کہ بعض اہلِ علم سببی نماز (تحیۃ المسجد وغیرہ) کے جواز کے قائل ہونے کے باوجود، اس وقت انتظار میں کھڑے رہنے کو ترجیح دیتے ہیں، تاکہ آدمی کراہت کی شدت سے بچ سکے۔ شیخنا علامہ البانیسوال : کا اسی پر عمل تھا۔ ویسے بھی نہی کو جواز پر مقدم سمجھا جاتا ہے۔ اس بناء پر مطلقاً جواز کی بجائے، سابقہ شروط و قیود سے مقید کر دیا جائے، تو درست ہے۔ بہر صورت علی الاطلاق عصر کے بعد نوافل کا قائل ہونا میرے نزدیک محلِ نظر ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوۃ : صفحہ: 689

محدث فتویٰ